جشنِ شب معراج کی شرعی حیثیت

تحریر: سماحۃ الشیخ امام عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ مفتی اعظم سعودی عرب

رجب کا مہینہ شروع ہوتے ہی مسلمانوں کا ایک بڑا طبقہ اس کی ستائیسویں شب کے انتظار اور جشن کی تیاری میں لگ جاتا ہے، ''واقعۂ اِسراء ومعراج'' کا جشن منانا بظاہر رسول اللہ ﷺ سے محبت اور آپؐ سے عقیدت کے مخلصانہ جذبہ کا اظہار ہے، مگر کیا واقعی اسی رات اِسراء ومعراج کا عظیم واقعہ پیش آیا؟ کیا اسراء ومعراج کا جشن جس اہتمام سے منایا جاتا ہے وہ شرعاً درست ہے؟ کیا اللہ کے رسول ﷺ جو اس عظیم معجزہ سے سرفراز کئے گئے؟ آپؐ نے اس کا جشن منایا؟ کیا اللہ کے رسول ﷺ سے سب سے زیادہ محبت اور دین کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے، اس امت کے سب سے بزرگ حضراتِ صحابہ کرامؓ سے اس جشن کے منانے کا کوئی ثبوت ملتا ہے؟ ان تمام سوالوں کے جواب سابق مفتی اعظم سعودی عرب امام عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ کی اس تحریر میں ملاحظہ فرمایئے جس کا ترجمہ پیش خدمت ہے۔ (ابوعمار)

الحمدلله والصلاة والسلام علی رسول الله وعلی آله وصحبه، أما بعد:

اس میں کوئی شک نہیں کہ اِسراء ومعراج اللہ کی ان عظیم الشان نشانیوں میں سے ایک ہے جو اللہ کے رسول ﷺ کی صداقت اور اللہ کے نزدیک آپؐ کے مرتبہ ومقام پر دلالت کرتی ہے۔ جس طرح کہ یہ اللہ کی قدرت اور تمام مخلوقات پر اس کے علو (بلندی) کے واضح دلائل میں سے ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿**سبحان الذی أسری بعبده لیلاً من المسجد الحرام إلی المسجد الأقصی الذی بارکنا حوله لنریه من آیاتنا إنه هو السمیع البصیر**﴾ (الإسراء:١) ترجمہ: ''پاک ہے وہ اللہ تعالیٰ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گیا، جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے، اس لئے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھلائیں، یقیناً اللہ تعالیٰ ہی خوب سننے دیکھنے والا ہے۔''

اور اللہ کے رسول ﷺ سے بھی تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ آپؐ کو معراج ہوئی، آسمان کے دروازے آپؐ کیلئے کھول دیئے گئے، آپؐ ساتویں آسمان کے آگے تشریف لے گئے، اللہ تعالیٰ نے ہم کلامی کے شرف سے آپؐ کو نوازا، آپؐ پر پانچ نمازیں فرض کیں، پہلے اللہ نے پچاس نمازیں فرض کی تھیں مگر ہمارے نبی ﷺ برابر اللہ کے پاس جاتے اور تخفیف طلب کرتے رہے، یہاں تک کہ فرض پانچ نمازیں رہ گئیں اور ان کا ثواب پچاس نمازوں کے برابر قرار دیا گیا، اس لئے کہ نیکیاں دس گنا ملتی ہیں، پس اللہ کی جملہ نعمتوں پر ہم اس کے شکرگزار اور اس کی تعریف کرتے ہیں۔

اور یہ رات جس میں اِسراء ومعراج کا واقعہ پیش آیا، اس کے مہینہ کی تعیین کسی صحیح حدیث میں وارد نہیں اور جن احادیث میں اس کی تعیین وارد ہوئی، وہ احادیث محدثین کے نزدیک اللہ کے رسول ﷺ سے ثابت نہیں ہیں۔ اسی رات کی تاریخ کے بارے میں لوگ نسیان کا شکار ہو گئے، اس میں بھی اللہ کی حکمت و مصلحت ہے، اور اگر اس رات کی تاریخ ثابت ہو بھی جائے تو خصوصیت کے ساتھ اس میں کوئی عبادت کرنا یا اس کا جشن منانا جائز نہیں، اس لئے کہ اللہ کے رسول ﷺ اور صحابہ کرامؓ نے نہ اسے کسی عبادت کے ساتھ خاص کیا اور نہ ہی اس کا جشن منایا اور اگر اس رات کا جشن مشروع ہوتا تو اللہ کے رسولؐ اپنے قول یا عمل کے ذریعہ ضرور امت کیلئے اسے بیان فرما دیتے اور یہ بیان معروف ومشہور ہوتا اور صحابہ کرامؓ اسے ضرور نقل کرتے اس لئے کہ انہوں نے اپنے نبی ﷺ سے ہر اس بات کو نقل کیا جس کی امت محتاج ہے، انہوں نے دین کے احکام کے بیان اور اس پر عمل کرنے میں کوئی تفریط نہ کی بلکہ وہ تو ہر نیکی کی طرف سبقت کرنے والے تھی، اگر اس رات جشن منانا مشروع ہوتا تو وہ سب سے پہلے اس کا اہتمام کرتے، اور نبی ﷺ جو لوگوں کے سب سے زیادہ خیرخواہ ہیں آپؐ نے رسالت کو مکمل طور پر پہنچایا اور اس امانت کو ادا کیا، پس اگر اس رات کی تعظیم کرنا اور اس کا جشن منانا دین کا کام ہوتا تو آپؐ نہ اس سے غفلت برتتے اور نہ ہی اسے چھپاتے، لیکن ...جب اس طرح کا کوئی جشن منانا آپؐ سے ثابت نہیں تو اس سے یہ معلوم ہوا کہ اس رات کا جشن منانا اور اس کی تعظیم کرنا یہ اسلامی عمل نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اس امت کیلئے دین کو مکمل اور اپنی نعمت پوری کردی اور ان لوگوں پر نکیر فرمائی جو اللہ کی اجازت کے بغیر دین کے نام پر کوئی کام ایجاد کرتے ہیں۔ سورۃ المائدۃ (۳) میں اللہ تعالیٰ نے

فرمایا: ﴿اليوم أكملت لكم دينكم و أتممت عليكم نعمتى و رضيت لكم الإسلام ديناً﴾ ترجمہ: ''آج میں نے تمہارے لئے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لئے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔''

سورۃ الشوری (۲۱) میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿أم لهم شركاء شرعوا لهم من الدين مالم يأذن به الله ولولا كلمة الفصل لقضى بينهم و إن الظالمين لهم عذاب أليم﴾ ترجمہ: ''کیا ان لوگوں نے ایسے (اللہ کیلئے) شریک (مقرر کر رکھے) ہیں جنہوں نے ایسے احکامِ دین مقرر کر دیئے ہیں جو اللہ کے فرمائے ہوئے نہیں ہیں اگر فیصلہ کے دن کا وعدہ نہ ہوتا تو (ابھی ہی) ان میں فیصلہ کر دیا جاتا، یقیناً ان ظالموں کیلئے (ہی) دردناک عذاب ہے۔''

صحیح احادیث میں اللہ کے رسول ﷺ نے بدعات سے پرہیز کرنے کا حکم دیا ہے، نیز امت کو اس کے خطیر نقصانات سے متنبہ کرتے ہوئے انہیں گمراہی قرار دیا اور ان کے ارتکاب سے بچنے کا حکم دیا، اس سلسلہ میں صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (من أحدث فى أمرنا هذا ماليس منه فهورد) ترجمہ: ''جس نے ہمارے اس دین میں کوئی ایسا کام ایجاد کیا جو اس دین سے نہ ہو تو وہ مردود (باطل) ہے''، اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے: (من عمل عملاً ليس عليه أمرنا فهورد) ترجمہ: ''جس نے کوئی ایسا کام کیا جو ہماری شریعت کے موافق نہ ہو تو وہ باطل ہے''، اور صحیح مسلم میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ اپنے جمعہ کے خطبہ میں پڑھا کرتے تھے: (أما بعد: فإن خير الحديث كتاب الله و خير الهدى هدى محمد ﷺ و شر الأمور محدثاتها و كل بدعة ضلالة) اور نسائی نے اپنی سند سے یہ اضافہ کیا ہے: (و كل ضلالة فى النار) ترجمہ: ''حمد وصلوۃ کے بعد: بہترین کتاب اللہ کی کتاب ہے، اور بہترین طریقہ حضرت محمد ﷺ کا طریقہ ہے اور بدترین امور بدعتیں ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں (لے جانے والی) ہے۔''

سنن میں حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں ایسی پرسوز نصیحت فرمائی جس سے ہمارے دل لرز اٹھے اور آنکھیں اشکبار ہو گئیں، ہم نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ

! یہ الوداعی نصیحت معلوم ہوتی ہے، آپؐ ہمیں وصیت فرمادیں تو آپؐ نے فرمایا: (أوصیکم بتقوی اللہ و السمع و الطاعة و إن تأمر علیکم عبد فإنه من یعش منکم فسیری اختلافاً کثیراً، فعلیکم بسنتی و سنة الخلفاء الراشدین المهدیین من بعدی، تمسکوا بها و عضوا علیها بالنواجذ، إیاکم و محدثات الأمور، فإن کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالة)

ترجمہ: ''میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اور سمع طاعت کی وصیت کرتا ہوں اگر چہ کوئی غلام تمہارا حاکم بن جائے پس تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا تو تم میرے بعد میرے ہدایت یافتہ خلفاء راشدین کے طریقہ پر قائم رہو، مضبوطی کے ساتھ اسی سے چپٹے رہو اور بدعات سے بچو۔ اس لئے کہ ہر نیا کام بدعت اور بدعت گمراہی ہے۔'' اس معنی کی بہت سی حدیثیں وارد ہیں۔

صحابہ کرامؓ اور سلف صالحینؒ نے بھی بدعات کے خطرات سے آگاہ کیا ہے، اس لئے کہ بدعتیں دین میں اضافہ، ایسے عمل کو دین قرار دینا ہے جسے اللہ نے دین نہیں بتلایا نیز اللہ کے دشمن یہود و نصاریٰ نے اپنے دین میں اللہ کے حکم کے بغیر جو بدعتیں ایجاد کیں ان کی مشابہت بھی ہے اور اس سے دین اسلام میں نقص لازم آتا اور نامکمل ہونے کا اتہام بھی لگتا ہے، اور اس بات سے جو عظیم فساد لازم آتا ہے وہ معروف ہے اور اللہ کے فرمان کے معارض بھی ہے: ﴿الیوم أکملت لکم دینکم﴾ (المائدۃ:۳۰) ترجمہ: ''آج میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا'' اور یہ اللہ کے رسول ﷺ کی ان صریح احادیث کے بھی مخالف ہے جن میں آپؐ نے بدعات سے روکا اور ان سے دور رہنے کا حکم دیا، میں امید کرتا ہوں کہ یہ دلائل جن کو میں نے ذکر کیا ''جشنِ شبِ اِسراء و معراج'' کی مخالفت کرنے، ان سے بچنے اور اس بات کو سمجھنے کیلئے کہ اس کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں ہے، کافی اور مطمئن کرنے والے ہیں۔

چونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو نصیحت کرنا، انہیں دین کے احکام سے واقف کرانا اور علم کو چھپانا حرام بتلایا ہے اس لئے میں نے اپنے مسلمان بھائیوں کو اس بدعت سے، جو کئی ملکوں میں عام ہوگئی اور لوگوں نے اسے دین کا کام سمجھ لیا، آگاہ کرنا مناسب سمجھا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے تمام احوال کو درست فرمادے، انہیں دین کی سمجھ دے اور ہم سب کو حق پر ثابت قدم اور باطل سے دور رکھے، وہی اس بات پر قادر ہے۔

وصلی اللہ علی عبدہ و رسولہ محمد وعلی آلہ و صحبہ أجمعین